محبت،خدمت،وفاداری کا معاوضہ

امریکہ کے وفادار رین حلیف اسرائیل کو(Foreign Military Sales (FMS پروگرام کے ۲۰۰۶ء میں پروگرام کے تحت ۲۲٫۸ بلین ڈالر کی امداد دی گئی۔اس رقم کا ۷۵ فیصد حصہ لازماً امریکی ہتھیار خریدنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ بقیہ حصہ یعنی ۵۹۰ ملین ڈالر کے قریب اسرائیل اپنی دفاعی تحقیق کے پروگراموں کے لیے استعمال کرے گا۔اس کے برعکس امریکہ نے اپنے دوسرے وفادار حلیف پاکستان کو پانچ برس کے عرصے کے لیے[جو یکم اکتوبر ۲۰۰۵ء سے شروع ہوا ہے] کل ۳ بلین ڈالر کی امداد دی ہے جس میں سے ۱٫۵ بلین ڈالر یا ۶۰۰ ملین ڈالر سالانہ اقتصادی امداد ہے اور اتنی ہی FMS کے لیے۔ واضح رہے کہ پاکستان ۲۰۰۱ء سے فوجی وفاداری کے فرائض انجام دے رہا ہے لیکن اجرت تین سال بعد اور کم ملی ہے یعنی تین سال تک ہم نے بلا معاوضہ محنت کی ہے۔ یہ دہشت گردی کے حلاف مغربی اقوام کی غیر معینہ جنگ میں پاکستان کے تعاون کا معاوضہ ہے۔ چناں چہ اگر آپ وہ تین سال بھی جوڑ لیں تو آٹھ برس کے عرصے کے لیے کل ۳ بلین ڈالر یعنی سالانہ ۳۷۵ ملین ڈالر ملے ہیں جو کہ ۱۹۸۲ء میں ۳٫۲ بلین ڈالر[چھ برس کے پیکیج کے لیے] کی امداد سے کم رہی۔ڈالر کی قوت خرید ۱۹۸۱ء کے مقابلے میں آدھی رہ گئی ہے اگر اس حساب سے دیکھیں تو آج کے ۳۷۵ ملین ڈالر، ۱۹۸۲ء کے ۱۸۷ بلین ڈالر کے برابر ہیں۔ اسرائیل کے قیام سے اب تک یعنی ۲۰۰۵ء۔۱۹۴۸ء کے دوران امریکہ اسرائیل کو ۹۴٫۱ بلین ڈالر کی امداد دے جاچکا ہے یعنی یہ قرض نہیں بلکہ عطیہ تھا۔۱۹۸۴۔۱۹۵۹ء تک اسے ۱۱٫۲ بلین ڈالر کے فوجی قرضے دیے گئے ہیں۔دوسری شقوں میں اربوں ڈالر کی امداد دی جاچکی ہے لیکن سب سے دل چسپ چیز یہ ہے کہ ۲۰۰۳ء میں عراق کی جنگ کے حوالے سے 1 بلین ڈالر دیے گئے جبکہ نہ تو افغانستان اور نہ ہی عراق کے حوالے سے اسرائیل نے ایک گولی چلائی یا پھر اپنی سرزمین پر یا اپنے ملک کے شہریوں بچوں اور عورتوں کو نیند کی آغوش میں ہلاک ہونے دیا۔

اسرائیل کے بعد سب سے زیادہ امریکی امداد حاصل کرنے والا ملک مصر ہے کیمپ ڈیوڈ معاہدے کے صلے ہی تو مصر کے تمام قرضے تک معاف کر دیے گئے تھے لیکن ان دونوں کے مقابلے میں وفاداری، بےلوثی، خدمت گزاری کا فریضہ پاکستان نے انجام دیا۔سرد جنگ میں پاکستان کی سرزمین سے U-2 نہ اڑتے اور CIA کو پشاور میں اڈے نہ دیے جاتے تو امریکہ کے پاس اس وقت ماسکو میں ہونے والی باتیں سننے اور اس کی دفاعی تنصیبات کی تصویریں لینے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ ان تمام خدمات کے باوجود پاکستان کو اسرائیل تو کیا مصر جتنا معاوضہ بھی نہیں ملا لیکن اس کے باوجود پاکستان خدمت میں مصروف ہے کیوں کہ مخلص دوست کسی صلے و تمنا و ستائش کے طلب گار نہیں ہوتے۔[Jan, 28, Jan,2006. N.2]

ساحل فروری ۲۰۰۶ء